سوال

(105)اللہ پر ایمان لانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ پر ایمان لانا

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ سبحان پر ایمان لانا ہر انسان پر واجب ہے :

انسان تھوڑا سا بھی غور کرلے تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔ اس ذات نے اس انسان کو دینی اور دنیوی علوم حاصل کرنے کے اسباب عطا فرمائے ہیں اور ان اسباب کے بغیر وہ کسی قسم کا علم حاصل کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَاللَّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (النحل :۷۸)

''اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا، اس حالت میں کہ تم کچھ نہ جانتے تھے، اس نے تمہیں کان دیئے، آنکھیں دیں اور سوچنے والے دل دیئے، اس لیے کہ تم شکرگزار بنو۔''

اللہ تعالیٰ کے شکر کا پہلا درجہ یہ ہے کہ جو اسباب علم اس نے ہمیں عطا فرمائے ہیں انہیں اللہ ہی کے بارے میں استعمال کریں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ.... (محمد :۱۹)

''پس (اے نبی ﷺ!) خوب جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے اور معافی مانگو اپنے قصور کی...''

انسان اپنے خالق کو پہچانے بغیر اس ہدایت کی پیروی نہیں کرسکتا جو اسے دنیا اور آخرت میں سرفراز کرسکتی ہے، ورنہ تو خسارے کا شکار رہے گا۔ لہٰذا انسان کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔

علم ہی ایمان کا راستہ ہے :

اگر انسان صحیح ایمان تک پہنچنا چاہتا ہے تو وہ علم کا راستہ اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ (الرعد :۱۹)

''بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ شخص جو تمہارے رب کی اس کتاب کو جو اس نے تم پر نازل کی ہے حق جانتا ہے، اور وہ شخص جو اس حقیقت کی طرف سے اندھا ہے، دونوں

یکساں ہوجائیں۔ نصیحت تو دانش مند لوگ ہی قبول کیا کرتے ہیں۔''

اس لیے کہ بلا سوچے سمجھے دوسروں کے پیچھے لگ جانے والوں کا انجام یہ ہوتا ہے کہ ذرا سی آزمائش یا معمولی سا شبہ بھی ان کو ڈانواں ڈول کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ (الزمر: ۹)

''ان سے پوچھو! کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں کبھی یکساں ہوسکتے ہیں؟ نصیحت تو عقل رکھنے والے ہی قبول کیا کرتے ہیں۔''

نیز فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ ۖ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ ۖ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ | (الحج: ۱۱)

''اور لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو کنارے پر رہ کر اللہ کی بندگی کرتا ہے، اگر فائدہ ہوا تو مطمئن ہوگیا اور جو کوئی مصیبت آگئی تو الٹا پھر گیا، اس کی دنیا بھی گئی اور آخرت بھی، یہ ہے صریح خسارہ۔''

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 09 ص